السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم چھ بھائی اورچار بہنیں ہیں، ایک بہن اوردو بھائیوں کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ ہمارے والد فوت ہوچکے ہیں جبکہ والدہ بقید حیات ہیں۔ واضح رہے کہ ہماراایک بھائی والد مرحوم کی زندگی میں فوت ہوچکا تھا، اس کے تین بچے ہیں۔ قرآن وحدیث کے مطابق والد مرحوم کی وراثت کیسے تقسیم ہوگی موجودہ جائیدادکی تفصیل کچھ اس طرح ہے، ایک بیٹاوالدکی زندگی میں اپناالگ کاروبار کرتا تھا، اس نے بیوی کازیوربیچ کرایک مکان خریداجس کی موجودہ مالیت 35لاکھ ہے، اسے والدنے ایک دکان بھی دی اس کی مالیت تقریباًساٹھ لاکھ ہے۔ دوبیٹے والد کے ساتھ کاروبار کرتے تھے، ایک بیٹے کو35لاکھ کامکان لے کردیا جووالدکی زندگی میں فوت ہوگیا، دوسرے بیٹے کوساڑھے آٹھ لاکھ کامکان دیاجس کی موجودہ مالیت 30لاکھ ہے۔ والد مرحوم نے اپنی زندگی میں دودکانیں اورایک گودام مزید خریداتھا۔ ہماری والدہ نے ایک مکان کے دوحصے کرکے آدھاحصہ ایک بیٹے کودوسرانصف مرحوم بیٹے کی اولادکودے دیا۔ اس کی مالیت بھی 80لاکھ ہے اوردوسری دکان ایک دوسرے بیٹے کودے دی جس کی مالیت 45لاکھ ہے اس کے پاس 30لاکھ مالیت کامکان بھی موجود ہے۔ والدہ نے ایک پلاٹ جووالدکی ملکیت تھااپنے تیسرے بیٹے کودے دیا جس کی مالیت 2لاکھ ہے والد کاخریداہواگودام 28لاکھ میں فروخت ہوا۔ اس سے پانچ لاکھ والد مرحوم کاقرضہ اتارااور7-1/2لاکھ اپنی بہو کودے دیا کیونکہ بیٹے کاذہنی توازن درست نہیں، باقی 15-1/2لاکھ اپنی بیٹی کودینے کاارادہ ہے، ہمارے والد کے ترکہ کی تقسیم شریعت کے مطابق کیسے ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تقسیم جائیداد سے قبل چندایک باتوں کا بتاناضروری ہے۔

1۔ جوبیٹا والدکی زندگی میں فوت ہواہے اسے اوراس کی اولادکوباپ کی جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا، اس لئے والد کاترکہ پانچ بیٹوں اورچار بیٹیوں میں تقسیم ہوگا۔

2۔ والد کواپنی زندگی میں کمی بیشی کے ساتھ جائیداددینے کی شرعاًممانعت ہے، اس لئے اس نے اپنی زندگی میں جس کوجوجائیداددی ہے وہ کالعدم ہے۔ سب جائیداد کواکٹھا کرکے ازسرنوتقسیم کرناہوگا۔ یادرہے کہ والد نے اپنے بیٹے کومشترکہ کاروبارسے 35لاکھ روپے کاجومکان دیاتھااوروہ اس کی زندگی میں فوت ہوگیامذکورہ مکان کی مالیت متروکہ جائیداد میں شمارہوگی۔

3۔ والدہ کوبھی یہ اختیارنہیں تھاکہ وہ اپنے مرحوم شوہر کے ترکہ کواپنی مرضی سے تقسیم کرے، اس لئے اس کی تقسیم بھی کالعدم ہے۔ حتی کہ جونصف دکان جس کی مالیت 80لاکھ ہے۔اپنے مرحوم بیٹے کی اولادکودی ہے وہ بھی باپ کے ترکہ میں شامل ہوگی۔

4۔ جس بیٹے نے اپنی بیوی کازیوربیچ کرمکان خریداجس کی موجودہ مالیت 35لاکھ روپے ہے، وہ باپ کے ترکہ میں شامل نہیں ہوگا کیونکہ وہ بیٹا والدین سے الگ تھااوراپنا علیحدہ کاروبار کرتا تھااوراس نے اپنی بیوی کے زیورات بیچ کرمکان خریداتھا۔

5۔ نقدرقم 15,50,000(ساڑھے پندرہ لاکھ) جووالدہ نے اپنی بیٹیوں کودینے کے ارادہ سے اپنے پاس رکھی ہے، اسے بھی باپ کے ترکہ میں جمع کیاجائے گا۔ کل ترکہ سے 5لاکھ منہاکیاجائے گاجوقرضے کی حدمیں قرض خواہ کودیاگیاہے۔ اس طرح باپ کاقابل تقسیم ترکہ چارکروڑروپے ہے۔ بیوہ کا1/8ہے جوکل جائیداد سے آٹھواں حصہ پچاس لاکھ بنتا ہے۔ باقی ساڑھے تین کروڑاولادمیں اس طرح تقسیم کیاجائے گاکہ ایک لڑکے کولڑکی سے دگناملے گا۔ چونکہ پانچ لڑکے اورچارلڑکیاں ہیں، اس لئے بیوی کاحصہ نکالنے کے بعدباقی ترکہ کوچودہ حصوں میں کیاتوایک حصہ پچیس لاکھ ہے جوایک لڑکی کاحصہ ہے۔ اس سے دگناحصہ، یعنی پچاس لاکھ ایک لڑکے کوملے گا۔ تفصیل اس طرح ہوگی:

بیوی کاحصہ :پچاس لاکھ روپے۔

چارلڑکیوں کاحصہ :ایک کروڑفی لڑکی پچیس لاکھ روپے۔

پانچ لڑکوں کاحصہ :دوکروڑپچاس لاکھ روپے فی لڑکاپچاس لاکھ روپے۔

میزان :4کروڑروپے۔

نوٹ :مرحوم نے اپنے بیٹے مرحوم کی اولاد کے متعلق کوئی وصیت نہیں کی ہے، ہمدردی کے طورپرمذکورہ ورثا اگران یتیم بچوں کوکچھ دیناچاہیں تواس پرکوئی پابندی نہیں بلکہ ان کے ساتھ ہمدردی کرناضروری ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب